نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

غلام احمد قادیانی

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۲۵ | مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴




## فہرست مضامین



## مدینۃ المسیح

جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال کی رخصت میں ۳۰ ستمبر تک توسیع کی گئی ہے۔

جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور امرتسر باغبان پورہ (لاہور) اور گوجرانوالہ کے جلسوں پر کامیاب تقریریں کر کے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جمعہ کے روز ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان کا جلسہ زیر صدارت جناب مولوی محمد الدین صاحب بی اے مبلغ امریکہ منعقد ہوا جس میں مسٹر عبد الغفور بی۔ اے علیگ نے "انور پاشا کے انجام" پر انگریزی زبان میں ایک دلچسپ تقریر کی۔ جناب صدر صاحب نے بھی فصیح انگریزی میں اسی مضمون پر اپنی پریذیڈینشل تقریر میں روشنی ڈالی

## حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ڈلہوزی میں

۱۸ ستمبر۔ حضرت صاحب کی طبیعت دو روز سے پھر خراب ہے پرسوں ۱۶ ستمبر سر درد کا دورہ تھا کل ۱۷ ستمبر شب کو حرارت تھی۔ اور جسم میں تکلیف رہی۔ آج ۱۸ ستمبر صبح نسبتاً آرام ہے۔ حضور کی صحت کے لئے تمام احباب دعا فرماتے رہیں۔

۱۹ ستمبر۔ کل دن میں طبیعت خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ ڈلہوزی کے مسلمانوں کے جلسہ میں تشریف لے گئے۔ دو تین میل کا فاصلہ تھا واپسی پر خوب تیزی کے ساتھ تشریف لائے۔ یہانتک کہ ساتھی مشکل سے ساتھ چل سکے خاکسار رحمت اللہ

## ضروری اعلان

احباب کو چاہیئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطوط لکھتے وقت اپنا پتہ صاف اور پورا لکھا کریں۔ خواہ لکھنے والے صاحب سلسلہ میں کتنے ہی معروف ہوں۔ پتہ پورا اور صاف نہ لکھنے کی صورت میں خطوط کا جواب بالکل نہیں دیا جا سکتا۔ اور سخت دقت ہوتی ہے۔ دائم الاسلام یوسف علی قائم مقام پرائیویٹ سیکرٹری

## امریکن احمدیہ مشن نیوز

گذشتہ ۳ ماہ میں ۱۵ کس مرد و زن مشرف بہ اسلام ہوئے ھذا من فضل ربی باوجود بہت سے مشکلات ہونے کے خدائی سلسلہ ترقی کر رہا ہے یہ سارا کام ہمارے مشن کی کوششوں کا ہی نتیجہ نہیں بلکہ درحقیقت اسلام کی ترقی کیلئے ایک ایسی رو چل رہی ہے جو کسی طرح رک نہیں سکتی۔ خدا کے فرشتے سعید روحوں میں ایسی تحریک کر رہے ہیں جس سے وہ خود بخود اسلام کیطرف مائل ہو رہے ہیں اور ہو دیں بھی کیوں نہ جبکہ از خود یہ محسوس ہو رہا ہے کہ بغیر اسلامی تعلیم پر عمل کئے دنیا میں امن پیدا نہیں ہو سکتا چنانچہ سعید الفطرت لوگ عیسائیت سے بیزار ہو کر اسلام کیطرف رجوع کر رہے ہیں۔ جو فتح اسلام کی بین دلیل ہے۔ سنٹرل امریکہ میں بھی اسلامی بیج بویا گیا۔ اور حال ہی میں ایک معزز ڈاکٹر نے بذریعہ خط و کتابت اسلام قبول کیا ہے۔ تمام نو مسلموں کے نام حسب ذیل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ نیز انہیں توفیق دیوے کہ یہ لوگ اسلام کی تبلیغ کر سکیں۔

| عیسائی نام | اسلامی نام | شہر |
|---|---|---|
| ڈاکٹر بونیلا | ڈاکٹر محکم دین | ملک سنٹرل امریکہ |
| مسٹر پول | نذیر احمد | شکاگو |
| مسز پول | حمیدہ | شکاگو |
| مسٹر برگی | حمید اللہ | انڈیا نیپلس |
| مسز برگی | خدیجہ | ” |
| مسٹر بٹلر | محمد سعید | ” |
| مسٹر جیرل | عاشق احمد | سنسناٹی |
| مسز جیرل | غفورہ | ” |
| مسٹر سمنز | عبد الرشید | ” |
| مسز سمنز | امۃ الرشید | ” |
| مسٹر جونز | حسین | سینٹ لوئس |
| مس کریگ | مسعودہ | ” |
| مسز سمتھ | امتیاز | سینٹ لوئس |
| ماسٹر وارن | یوسف دین | ” |
| مس واشنگٹن | حبیبہ | ” |

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ ھُوَ النَّاصِر

## ایک نہایت ضروری اعلان

برادران ! السلام علیکم۔ میں اس اعلان کے ذریعہ تمام ایڈیٹران۔ نامہ نگاران و مصنفین سلسلہ احمدیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو اختلافات سلسلہ میں کسی نہ کسی سبب سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بعض دفعہ مبائعین بھی گو جواباً ہی کیوں نہ ہو ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جن سے مسئلہ کی تحقیق پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ صرف دوسرے کی دلآزاری ہوتی ہے۔ گو جواباً بعض دفعہ سختی کرنا ایک قسم کا علاج ہی ہوتا ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں جبکہ دنیا کی نگاہیں خاص طور پر ہماری طرف لگی ہوئی ہیں۔ لوگوں میں یہ امر جماعت کی سبکی کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور یہ میں بارہا بتا چکا ہوں کہ دنیا اخلاق سے فتح ہو سکتی ہے۔ نہ کہ ہمارے تند و تیز الفاظ سے۔ اس لئے آئندہ کیلئے میں اپنے تمام احباب کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ جواباً بھی کوئی ایسا کلمہ اپنی تحریرات میں درج نہ کریں جس سے کسی پر ایسے ادنیٰ ذاتی حملہ بھی ہوتا ہو۔ بلکہ صرف مسائل کی تحقیق سے کام لیں۔ چونکہ کسی فریق کے حد سے بڑھ جانے پر بعض دفعہ الزامی جواب کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ اس لئے میں سردست اس اعلان کو تین ماہ کی مدت سے مشروط کرتا ہوں اس تین ماہ کے عرصہ میں تو خواہ کوئی حالات بھی پیش آئیں اور الزامی جواب نہ دینے سے نقصان بھی ہو تب بھی اس اعلان کو قائم رکھا جائیگا۔ لیکن تین ماہ کے بعد یہ دیکھا جائیگا کہ آیا دوسرے فریق نے کوئی اصلاح کی ہے یا نہیں۔ اگر اسکا رویہ درست ہوا یا ایسا اشتعال انگیز نہ ہوا کہ جسکی وجہ سے الزامی جوابات کی ضرورت پیش آئے تو پھر اس اعلان کی مدت کو لمبا کر دیا جائیگا۔ ورنہ دوبارہ اعلان کر کے مجبوری کی وجہ سے اس اعلان کو منسوخ کر دیا جائیگا۔ میں دوستوں کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر کسی مصنف یا مؤلف یا مضمون نویس یا ایڈیٹر نے اس کے خلاف عمل کیا اور اس کے اس فعل کیطرف مجھے توجہ دلائی گئی۔ تو میں تحقیقات کے بعد ایسے شخص کے خلاف اظہار نفرت کرنے پر مجبور ہونگا۔ پس میری محبت اور میری رائے کی قدر کرنے والے دوستوں کو اپنی تحریرات میں خود ہی ہوشیار رہنا چاہیئے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ایسے سامان پیدا کر دے۔ کہ پھر آئندہ کبھی اس اعلان کو منسوخ کرنیکی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ ۲۶-۹-۱۷ مرزا محمود احمد

مکرر یہ کہ یہ اعلان مولوی غلام حسن صاحب پشاوری مولوی محمد علی صاحب کے پاس بھیجنے لگا تھا جنہوں نے اسے پڑھکر ایک اعلان پیغام صلح کو بھی اس مضمون کا بھجوایا ہے۔ اس خیال سے کہ یہ معلوم کر کے کہ دوسرا فریق بھی اس امر کو پسند کرتا ہے۔ طبائع میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں نے ہدایت کی ہے کہ الفضل میں بھی جلد سے جلد اسے شائع کر دیا جاوے۔ ۲۶-۹-۱۷

مرزا محمود احمد

میرے ہاتھ میں سخت چوٹ لگی ہے جسکی وجہ سے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ قریباً ۳ ہفتہ سے میں کوئی تحریری کام نہیں کر سکا۔ اور کئی احباب کے خط جواب لکھنے کیلئے میز پر پڑے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد دوستان احباب کو وقت پر جواب نہ ملے وہ مجھے معذور سمجھیں۔ والسلام

خاکسار (محمد یوسف خان)

## اخبار احمدیہ

### شکریہ ہمدردی

قبلہ والد صاحب جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم و مغفور کی وفات پر جماعت کے درد مند احباب کی طرف سے بیشمار خطوط اظہار افسوس اور ہمدردی کی غرض سے خاکسار کے نام اور خاکسار کے چھوٹے بھائیوں کے نام پہونچے۔ چونکہ ان تمام خطوط کا فرداً فرداً جواب دینا دشوار ہے اس لئے ہم اخبار کے ذریعہ تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جنہوں نے والد صاحب مرحوم کی وفات پر اظہار ہمدردی کیا ہے۔ یا ان کیلئے دعاء مغفرت کی ہے اپنے پاس سے اجر عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار ظفر اللہ خان لاہور

### ولادت

مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۲۶ء سید غلام احمد صاحب کشکی کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ بابرکت بناوے خاکسار (حسام الدین احمد سونگھڑ)

### دعا

۱۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی زوجہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمادیں۔ شیخ محمود احمد قادیان

۲۔ میری لڑکی بہت سخت بیمار ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام احمد خان احمدی کمپونڈر اوکاڑہ

### بے بہت دعا مغفرت

۱۔ میاں فخر الدین صاحب ملتانی قادیان کا منجھلا لڑکا بعمر چھ سال ۱۸-۱۹ کی درمیانی شب کو فوت ہو گیا۔ احباب صبر جمیل اور نعم البدل کیلئے دعا فرمائیں۔

۲۔ دین محمد صاحب جتر انوالی سیالکوٹ میں جہاں جماعت احمدیہ کے لڑکی لے تکفین و تدفین کی (۳) مسماۃ سیدہ بنت مولوی امیر الدین صاحب جمگاؤں علی گلپور تین چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر (۴) عزیز الدین انصار احمد پسر سید ارشد علی صاحب لکھنوی (۵) اہلیہ شیخ عباد اللہ صاحب مختار عدالت (۶) شیخ میاں ابراہیم صاحب سیٹھی جہلم جو حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے اصحابی تھے (۷) مسمات نہتاب بی بی میر بے والا فوت ہو گئی ہیں احباب ان سب کیلئے دردِ دل سے دعاء مغفرت فرما

بسم اللہ الرحمن الرحیم
# الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء

# حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا تازہ نشان اور امرتسری مکذّب کا انکار

سعد اللہ لدہیانوی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ایسی صفائی سے پوری ہوئی۔ کہ اس پر دشمن سے دشمن کو بھی مجال انکار نہیں ہو سکتی۔ بشرطیکہ کچھ مادہ شرافت و ذرہ ایمان باقی ہو۔ تعجب ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث نے حسب معمول اسکا بھی انکار ہی کیا ہے۔ نہ صرف انکار بلکہ مزورانہ طریق سے حق پوشی پر اصرار۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"جب وہ (سعد اللہ) فوت ہوئے تو ان کی نسبت مرزا صاحب نے مندرجہ عنوان الہام شائع کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ اے میرزا تیرا سعد اللہ دشمن بیچھا کٹا ہے"

گویا یہ ظاہر کیا ہے کہ سعد اللہ کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے یہ الہام ان شانئک ھو الابتر شائع کیا۔ اور پھر لکھا ہے۔

"اس پیشگوئی کے الفاظ اصل میں مولوی عبدالرحمٰن محی الدین ساکن لکھو کے کے ہیں × × اس کے بعد مرزا صاحب نے اس پیشگوئی پر ایسا قبضہ کیا کہ جب کوئی مخالف مرتا اسکو اس پیشگوئی کی ذیل میں لے آتے"

یعنی اوّل تو یہ الہام ہی نہیں۔ بلکہ مولوی عبدالرحمٰن کے منہ بولے الفاظ ہیں۔ دوم یہ الہام عام تھا جو مرا اُسی پر لگا دیا۔ مگر حقیقت قطعاً اس کے خلاف ہے۔ یہ الہام سعد اللہ لدہیانوی کی زندگی میں شائع ہوا۔ اور اسی کو مخاطب کر کے صریح لفظوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اشتہار انعامی تین ہزار روپے مشتہرہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء میں ارشاد ہے۔

"بخدا مجھے اسوقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو **تیری نسبت** الہام ہوا ہے۔ ان شانئک ھو الابتر"

پھر اسکی تشریح فرماتے ہیں۔

یہ الہام اس کے اشتہار اور رسالہ پڑھنے کے وقت ہوا کہ ان شانئک ھو الابتر سوا گر اس بندہ دائم بد فطرت کے نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا۔ اور وہ نامراد اور ذلیل اور رسوا نہ مرا تو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں" (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۵۹)

صاف ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی اسوقت کی گئی ہے۔ جب سعد اللہ ابھی خوب جوان تھا۔ اس کے ہاں اولاد ہو رہی تھی۔ گویہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ عنین تھا۔ یا اس کی بیوی میں عقر (بانجھ) کا عیب تھا۔ اور اسمیں بتایا گیا۔ کہ اے سعد اللہ تو نامراد مریگا۔ اس کے بعد تیری اولاد نہ ہوگی اور جو بیٹا اس پیشگوئی کے وقت موجود ہے۔ وہ لاولد رہیگا چنانچہ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے اس پیشگوئی کے یہی معنے کھولے کہ یہ لڑکا کالعدم ہے اور اس کے بعد سعد اللہ کی نسل نہیں چلیگی۔ اور اس پر سعد اللہ کی نسل کا خاتمہ ہو جائے گا" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲)

کس صفائی کے ساتھ خدا تعالےٰ کی یہ باتیں پوری ہوئیں مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی ڈھٹائی دیکھئے کہ پیشگوئی کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ گویا کوئی الہام ہی نہ تھا۔ اور جو کچھ تھا وہ سعد اللہ کی وفات کے بعد شائع ہوا اور پھر سعد اللہ کے لڑکے کی نسبت آج سے ۱۹۔۲۰ سال پیشتر کھلے لفظوں میں نہیں اعلان کیا گیا۔ کہ وہ بے اولاد (ابتر) مریگا۔ حالانکہ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲ مطبوعہ ۱۹۰۷ء میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

"الہام اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر میں ابتر سے مراد خدا تعالےٰ کی یہی ہے۔ کہ آئندہ اولاد کا سلسلہ اس پر بند ہوگا۔ اور اس کا بیٹا بھی ابتر ہی مریگا"

یہ تو حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر ہے۔ خود مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنی بات بھول گئی۔ جب آپ نے مندرجہ ذیل سطور شائع کیں۔

"منشی سعد اللہ مرحوم کے ہاں جوان لڑکا ہے۔ پھر وہ ابتر کیسے ہوئے۔ ابتر اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پیچھے اولاد نہ ہو۔ قاموس میں ہے الذی لاعقب لہ ولا نسل لہ یعنی ابتر وہ ہے جس کی اولاد اور نسل نہ ہو۔ منشی صاحب مرحوم کے ہاں لڑکا ہے۔ جس کی عمر خدا کے فضل سے ۱۹۔۲۰ برس کی ہے۔ اور وہ دفتر میں ملازم ہے۔ اور اس کی نسبت بھی حاجی عبدالرحیم کی دختر سے ہو چکی ہے۔ اور عنقریب شادی ہونیوالی تھی۔ کہ منشی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ خدا نے چاہا تو تمہارا یہ خیال بھی محض جھوٹا ثابت ہوگا۔ عنقریب صاحبزادہ کی شادی ہوگی۔ اور خدا کے فضل سے توقع ہے۔ کہ اولاد بھی خدا دیگا" (ملخصاً بلفظہٖ)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۵

کیا خدا کے مامور کے مقابل یہ الفاظ جو شائع ہوئے تھے اس کے قائل کو نادم کرنے کے لئے کافی نہیں۔ اور خصوصاً اس حالت میں جبکہ خود بھی اسے اہلحدیث ۱۷ ستمبر صفحہ ۳ پر اقرار ہے کہ "خاص مولوی سعد اللہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ موجودہ لڑکے سے آئندہ نسل نہیں چلیگی" (تتمہ صفحہ ۲۲) مگر جب انسان ایک مامور کے مقابلہ میں آتا ہے تو اس سے حیا نکل جاتی ہے۔ اور وہ جو چاہے کہتا اور کرتا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس پیشگوئی پر زبان بند رکھتے۔ اور کسی تاریک گوشے میں پناہ لیتے۔ لیکن "بلا دور" آپ اِدھر اُدھر کی اناپ شناپ باتیں لکھنے لگے۔ کہ فلاں صاحب ناکام نہیں مرے فلاں صاحب بڑے کامیاب و بامراد رہے۔ حالانکہ اصل بات جو اس وقت زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ آیا سعد اللہ کی نسبت الہامی پیشگوئی تھی یا نہیں کہ وہ نامراد اور ابتر مرے گا۔ پھر وہ ابتر مرا یا نہیں پھر یہ پیشگوئی تھی یا نہیں۔ کہ اس کے اس بیٹے کے ہاں (جو پیشگوئی سے پہلے پیدا ہو چکا تھا) اولاد نہ ہوگی۔ اور وہ مقطوع النسل رہیگا۔ آیا خدا کی یہ بات پوری ہوئی یا نہیں۔ بس ان دو سوالوں کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے موت ہے۔ ذرا ان مولوی صاحب سے کوئی پوچھے تو سہی کہ یہ جو آپ نے اہلحدیث ۱۷ ستمبر صفحہ ۳ پر لکھا ہے "خاص مولوی سعد اللہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ موجودہ لڑکے سے آئندہ نسل نہیں چلیگی" اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ تو آپ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ مرزا صاحب کا قول ہے اور جب یہ مرزا صاحب کا قول ہے، اور ہے بھی خاص مولوی سعد اللہ کے ذکر میں تو سوال یہ ہے کہ کیا یہ قول پورا ہوا یا نہیں اگر نہیں تو مرزا صاحب کے اس قول کی کہ "موجودہ لڑکے سے آئندہ نسل نہیں چلیگی"۔ واقعات کی بنا پر تکذیب کر کے دکھاؤ اور سعد اللہ کا کوئی پوتا پیش کرو۔

باقی رہا یہ کہنا کہ حضرت مرزا صاحب ناکام رہے کہ آپکی بعثت کا منشا اصلاح تھا اور مسلمانوں میں ابھی فساد ہے۔ دنیا کے پردے پر عیسائی وغیرہ موجود ہیں۔ سو یہ حملہ دراصل آپ کا محمد مصطفےٰ نبیوں کے سردار پر ہے۔ جو خدا کے مگر ہے پھر ان کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے کیا۔ کیونکہ آپؐ کی بعثت کا بھی یہی منشا اور دعویٰ تھا۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی دنیا پر عیسائی موجود رہے۔ اور خلقت میں فسق و فجور پایا گیا۔ نبی کریم صلعم کے نام کی بجائے مرزا صاحب لکھکر اپنے ایمان کو ظاہر کیا ہے۔ یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ مامور الٰہی کا انکار اسی طرح مجذوم القلب بنا دیتا ہے ؎

# سعد اللہ کی بدزبانی کا اعتراف مولوی ثناء اللہ کو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے سعد اللہ لدھیانوی کے ابتر رہنے کی پیشگوئی فرمانے کے وجوہات بیان فرماتے ہوئے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ پر ایک وجہ یہ بھی فرمائی ہے۔ کہ

"منشی سعد اللہ لدھیانوی نے نظم و نثر میں اس قدر مجھے گالیاں دی ہیں کہ میں خیال کرتا ہوں کہ پنجاب کے تمام بدگو دشمنوں میں سے اول درجہ کا وہ گندہ زبان مخالف تھا۔"

پھر اسی طرح انجام آتھم کے حاشیہ صفحہ ۵۹ پر فرمایا۔

"یہ الہام اس (سعد اللہ لدھیانوی) کے اشتہار اور رسالہ کے پڑھنے کے وقت ہوا کہ ان شانئک ھو الابتر"

چنانچہ سعد اللہ کی بدزبانی کا ذکر الفضل کی اشاعت ہائے ماسبق میں وضاحت سے کیا جا چکا ہے۔ اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ نہ صرف ہم ہی اکیلے بلکہ جناب ابوالوفا صاحب بھی سعد اللہ کی بدزبانی کا اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ سعد اللہ کی علمیت و نو مسلمیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"بڑے موحد دیندار ذی لیاقت فارسی اردو کے شاعر مرزا جی کے حق میں اُن کے بہت سے قصائد ہیں منجملہ ان کے ایک نظم مرحوم کی اس وقت کی ہے جب مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلقہ موت آتھم ختم ہوئی۔ اور بایں ہمہ آتھم نہ مرے۔ اس روز تاریخ چھٹی ستمبر تھی جس کے تین شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔ ؎

غضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکلکر چھٹی ستمبر کی

ہے ہی جھوٹا مرا نہیں آتھم
یہ گونج اٹھا امرتسر چھٹی ستمبر کی

یہ لودھیانہ میں مرزائیوں کی حالت تھی
کہ جینا ہو گیا دوبھر چھٹی ستمبر کی

دوسرا نمونہ اسی تقریب پر مرحوم نے ایک اور نظم لکھی تھی جس کا نمونہ یہ ہے ؎

| | |
|---|---|
| ارے او خود غرض خودکام مرزا! | ارے منحوس نافرجام مرزا! |
| غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو | رسول حق باستحکام مرزا! |
| مسیح و مہدی معہود بن کر | بچھائے تو نے کیا کیا دام مرزا! |
| ہوا بحث نصاریٰ میں بآخر | مسیحائی کا یہ انجام مرزا! |

مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گزارے
ہے آتھم زندہ اے ظلام مرزا!"

ناظرین کرام سمجھتے ہو کہ یہ قصائد کیسے ہونگے جن کا نمونہ اسوقت پیش کیا گیا ہے۔

# مسلمانوں کے اشغال بے شغلی

عالم اسلام پر جن مصائب و نوائب کی یورش ہو رہی ہے دین متین پر جو حوادث و آلام دھاوا بول رہے ہیں دنیائے توحید پر جو انگار و آزار شبخون مار رہے ہیں۔ وہ اس بات کے مقتضی تھے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والا بچہ بھی اسکی خدمت پر لگ جاتا۔ اور بوڑھا بھی اسکی حفاظت کر کے ثواب دارین کیلئے استحقاق پیدا کرتا۔ طبقۂ ذکور بھی اسے اپنا فرض اولین گردانتا اور صنف نازک بھی اس کے درد سے پُر درد ہو جاتی۔ مگر افسوس ہے اور صد ہزار افسوس کہ نہ ان کا بڑا اور نہ انکا چھوٹا۔ نہ ان کا امیر اور نہ ان کا غریب کوئی بھی ادھر متوجہ نہیں۔ بڑے سے بڑا ان کا میدان عمل تکفیر بازی ہے یا طعن و تشنیع۔ حق اور صداقت کی مخالفت ہے یا آپس کی سر پھٹول ان میں سے کچھ اٹھے۔ اور مضمار سیاست کو جولانگاہ بنایا۔ مگر اس مضمار سیاست نے ان پر عرصہ جہاں تنگ کر دیا۔ کچھ اٹھے اور اقتصادیات کو کامیابی کا ذریعہ تصور کیا مگر اس اقتصادیات سے بھی سکندری کھائی۔ لیکن اصل شئے کہ جسکے ساتھ ان کی ہر قسم کی ترقیات منوط و مربوط تھیں۔ وہ طاق بے توجہی میں پڑی رہی۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج دین قیم کا نوحہ کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ یہ اپنے دین کو جو کہ عالمیانِ عالم کے لئے تھا خود بھی شعار بناتے اور دوسروں کو بھی اسکی طرف لاتے مگر کرتے کیا ہیں۔ یہی کہ جس سے آتے آتے لوگ بھگ جائیں۔ بھلا یہ بھی کوئی خدمت اسلام ہے۔ کہ ایک ایسا اخبار جو اپنے آپ کو خالص مذہبی اخبار بتاتا ہے۔ اپنے کالموں کو ان الفاظ سے سیاہ کرتا ہے۔

"ہمارے ذخیرۂ کتب میں چند رسالے غیر مجلد ایک جا مجتمع پڑے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد کسی رسالہ کی تلاش کی گئی تو معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک رسالہ کو جسکا نام "غیر مقلدین کے مکر و فریب" تھا۔ جو نہایت صغیر الحجم رسالہ ہے مگر وہابی کے لئے سم الفار کا کام دیتا ہے۔ چوہے نے بڑے غیظ و غضب کیساتھ کترکے پرزے پرزے کر دیا ہے۔ اس رسالہ کے مؤلف حضرت عالم باعمل فاضل بے بدل وہابی فگن نجدی شکن عالی جناب مولانا مولوی ابوالمحامد احمد علی صاحب دامت برکاتہم ہیں

ممدوح نے اس رسالہ میں غیر مقلدین کے مکر و فریب کے راز کو طشت از بام کر دیا ہے۔ ایک سادہ لوح بھی اگر اس رسالہ پر سرسری نظر ڈال جائے تو یہ غیر ممکن ہے کہ پھر وہ کسی وہابی کے دام تزویر میں پھنسے۔ مولانا نے حمایت سنت و ازاحت بدعت کے خیال سے ہزاروں کی تعداد میں اسکی اشاعت فرمائی ہے جزاہ اللہ تعالے عن الاسلام والمسلمین۔

اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ سابق مضمون نگار نے تناسب ذوی کا لحاظ کرتے ہوئے چوہے اور وہابی کا ہم مشرب ہونا ثابت کر دکھایا تھا۔ وہ ان کے ان افعال سے پایۂ یقین کو پہونچ گیا۔ اور ظاہر ہو گیا کہ چوہے انکے ہم مشرب وہابی کی قلعی کھلجانے سے نہایت غیظ و غضب میں ہیں۔ قل موتوا بغیظکم۔

یہ وہابی کے سر پر چوہے کا احسان ہے اور معلوم ہے کہ احسان کا بدلہ احسان ہے بنا بریں وہابی کو چاہئیے کہ اس واقعہ کے معلوم کرنیکے بعد چوہے کو کسی نوع کی ایذا نہ پہونچائیں۔ گو اہل حق کے نزدیک بمصداق "فویسقات یقتلن فی الحل والحرم" اُن کے لئے حکم قتل ثابت ہے۔"

یہ ہیں وہ نکات معرفت اور رموز و معارف جو یہ لوگ کہتے تو ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن کرتے وہ ہیں جو مسلمانی کیلئے کلنک کا ٹیکہ ہے۔ بیان کر رہے ہیں۔ آخر اس بے شغلی کیلئے کچھ تو شغل چاہئیے۔

# انگلستان میں بودہ مذہب کا مشن

احمدی مبلغین کی جہاں نوردی نے یہ بات تو پیدا کر دی کہ کیا اصحاب ملل اور کیا ارباب نحل اپنے اپنے زاویہ خمول سے نکلکر کرۂ ارض کی ہوا خوری میں مصروف ہو گئے۔ اور نہ صرف ہوا خوری میں مصروف ہو گئے بلکہ میدان عمل میں اُتر آئے۔ اور بُری بھلی جیسی کر ان کی جنس تھی اسے لیکر احمدی جانبازوں کے طریق کار کا چربہ اتارنے کی کوشش کرتے ہوئے دنیا میں پھر نکلنے کے ارادے کر لئے۔ آریوں کا انگلستان میں دھم پیر چار کرنا تو غالباً معلوم ہی ہوگا۔ اب سنا ہے کہ مسز اینی بیسنٹ کا نیا مسیح بھی وہاں جلوہ افروز ہے۔ اور ابھی اسی پر لے دے ہی ہو رہی تھی کہ یہ خبر اخبارات میں گشت کرتی ہوئی نظر پڑی کہ بودھ مذہب والوں نے بھی وہاں اپنا مشن قائم کر لیا ہے جسکا منتظم انارگاریکا دھرمپالا مقرر ہوا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ میں انگلستان اس لئے آیا ہوں کہ انگریزوں پر بودھ مذہب کی صداقتیں اور حقائق منکشف کروں۔ مسز بیسنٹ کے مسیح تو غربا سے ملتے ہی نہیں۔ وہ تو کہتے ہیں کہ میں اپنے حلقہ تبلیغ کو اس سے زیادہ وسعت نہیں دیسکتا کہ میں ان لوگوں کو تبلیغ کروں جو روحانیت کے کمال پر پہنچ ہوئے ہیں۔ مگر شاید انہیں معلوم نہیں۔ کہ حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را۔ جو پہلے ہی روحانیت کے مدارج طے کر چکے ہیں انہیں ان کی تبلیغ کی کیا ضرورت ہے۔ اب انارگاریکا دھرمپالا ہیں جو چاہتے ہیں کہ بودھیت کی صداقتیں انگریزوں پر ظاہر کیجائیں اسمیں کچھ شک نہیں کہ ازمنہ سابقہ میں عیسویت کو بودھیت کیساتھ ایک خاص جوڑ رہا ہے۔ مگر نہ اب وہ عیسویت رہی ہے اور نہ وہ بودھیت دونوں روحانیت کے لحاظ سے مردہ ہیں۔ اور مردہ کو مردہ زندہ نہیں کر سکتے ؎

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

آریہ صاحبان کا تو ذکر ہی کیا کرنا کوئی ہی ہوگا جو اس مت کی تعلیم کی

# مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے ایک سوال

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تفسیر ثنائی مطبوعہ ۲۲ء کے مقدمہ صفحہ ۱۶ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق میں عبارت ذیل تحریر کی ہے :-

"توریت کی پانچویں کتاب استثناء کے ۱۸ باب ۱۹ آیت میں لکھا ہے۔ "اور ایسا ہوگا۔ کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ (نبی) میرا نام لے کے کہے گا نہ سنے گا۔ تو میں اس کا اس سے حساب لونگا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے۔ کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا میں نے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے۔ تو وہ نبی قتل کیا جاوے[۱]"

یہ عبارت زیر خط واضح طور پر ہمیں ایک قانون الہی سے آگاہ کرتی ہے۔ اور بتلاتی ہے۔ کہ نظام عالم میں جہاں اور قوانین الہی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہیں ہوتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔ واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہونچتا ہے۔ کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے (اسلامی نبوت تو متنازع فیہ ہے اس لئے بتلاتے وقت اس کا ذکر صحیح نہ ہوگا) مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے واقعات تاریخ دانوں سے پوشیدہ نہیں کہ کس طرح ان دونوں نے اپنے اپنے زمانہ میں حضور اقدس فداہ روحی کا جاہ و جلال دیکھکر دعوی نبوت کئے اور کیسے کیسے خدا پر جھوٹ باندھے۔ لیکن آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے آکر کچلے گئے۔ اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ حالانکہ تھوڑے دنوں میں بہت کچھ ترقی کر چکے تھے۔ مگر تابکے۔ اب سوال یہ ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ عبارت مذکورہ سے بانی اسلام مستثنی ہے۔ حالانکہ بقول اہل کتاب (علیہم ما یستحقونہ) پیغمبر اسلام کاذب تھے۔ معاذ اللہ۔ پھر میں پوچھتا ہوں۔ کیا وجہ کہ توریت کی عبارت مذکورہ کے موافق آپ کے گلے پر کبھی تلوار نہ پھری۔ حالانکہ آپ لوگوں کی ہمشیرہ نے جناب والا کو دعوت میں زہر بھی دیا۔ مگر وہاں بھی واللہ متم نورہ ولو کرہ (الکافرون) بالکل سچا معلوم ہوا۔ اور واللہ یعصمک من الناس نے پورا جلوہ دکھایا۔ کیا توراۃ کلام الہی نہیں۔ کیا اس میں برکت و صداقت نہیں۔ کیا کسی مسلمان نے اس پر دم کر دیا۔ یا وضو کا پانی ڈال دیا۔ آخر ہوا۔ تو کیا ہوا۔ جو اس کے مطابق حضور اقدس نہ مارے گئے۔ باوجودیکہ آپ کئی ایک لڑائیوں میں بھی گئے ان لڑائیوں میں آپ کو تکالیف شدیدہ بھی پہونچیں۔ مگر اس پیشگوئی کی تصدیق نہ ہونے پائی۔ پس اگر یہ کلام توراۃ کا سچ ہے۔ تو آپ کی نبوت بھی بلا کلام حق ہے۔ ورنہ عیسائیوں کا کم سے کم اتنا تو فرض ضرور ہے۔ کہ جب تک اس عبارت کی کوئی توجیہ ان کی سمجھ میں نہ آئے۔ سرور عالم سید الانبیاء سید الاصفیاء محمد مصطفےٰ فداہ ابی و امی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو تسلیم کریں ورنہ ان کی تکذیب سے توریت کی بھی تکذیب ہوگی؂

مراد ما نصیحت بود گفتیم ، حوالت باخدا کردیم و رفتیم"

مولوی ثناء اللہ صاحب! اب ذرا غور کیجئے۔ یہ مندرجہ بالا عبارت جو آپ نے یہودیوں عیسائیوں کو نبوت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ منوانے کے لئے دلائل دیتے ہوئے بیان کی ہے۔ اور پھر اس پر اپنی طرف سے ان پر سوال بھی کیا ہے۔ اسی آپ کی دلیل کو میں بتغیر الفاظ اس طرح بیان کرتا ہوا ذیل کا سوال کرنا چاہتا ہوں (اور یہ سوال بھی بعینہ وہی ہے۔ جو خود آپ نے یہودیوں عیسائیوں سے کیا ہے)۔ اور آپ سے جواب کا طالب ہوں۔ بشرطیکہ آپ انصاف و حق پرستی اور دیانتداری کے ساتھ اس میری دلیل پر جو در اصل محض آپ کی ہی دلیل ہے غور کرنے کے بعد جواب دیں۔

قرآن شریف کے انتیسویں پارہ کی سورہ حاقہ میں وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۔ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۔ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۔ ہے کہ محمد عربی صلعم باوجود حبیب خدا اور سردار انبیاء ہونے کے پھر بھی ایک بات جھوٹی بنا لینے کی وجہ سے قہر الہی سے بچ نہیں سکتے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی غیرت ایسے انسان کو بھی تباہ کر دیتی ہے۔ چہ جائیکہ ایک انسان جو حضور صلعم سے کمتر درجہ کا ہو۔ اپنی تیس سالہ مدعیانہ زندگی میں آئے دن خدا تعالےٰ پر مختلف بہتان و افترا باندھتا ہے۔ اور پھر وہ بچ رہے۔

یہ آیت قرآنی واضح طور پر ہمیں ایک قانون الہی سے آگاہ کرتی ہے۔ اور بتلاتی ہے۔ کہ نظام عالم میں جہاں اور قوانین الہی ہیں یہ بھی ہے۔ کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔

واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہونچتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دنیا میں باوجود کئی فرقہ ہائے مذہب اسلام ہو جانے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت ہمارے مخالفین بھی نہیں بتلا سکتے۔ اور حضرت مرزا صاحب مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحدی کو نہیں توڑ سکتے۔ کہ ایک شخص ہی ایسا مفتری مدعی نبوت کاذب پیش کر دیویں۔ جس کو خلاف منصوص آیت قرآنی سرسبزی ملی ہو۔ اور باوجود تئیس سالہ افترا کرنے کے پھر کامیاب ہو کر عذاب الہی سے بچ گیا ہو۔ (حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت تو متنازع فیہ ہے۔ اس لئے اس کا ذکر صحیح نہ ہوگا) مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے واقعات تاریخ دانوں سے اور بالخصوص مولوی ثناء اللہ صاحب سے پوشیدہ نہیں۔ کہ کس طرح ان دونوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور تھوڑے دنوں میں جمعیت پیدا کرلی۔ مگر آخر کار تباہ ہوئے۔ یعنی خدا کے زبردست قانون کے نیچے آکر کچلے گئے۔ اور ایسی ذلت کی مار پڑی۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ چنانچہ مصنف شرح عقائد نسفی نے جہاں یہ لکھا ہے۔ فان العقل یجزم بامتناع اجتماع ہذہ الامور فی غیر الانبیاء وان یجمع اللہ ہذہ الکمالات فی حق من یعلم انہ یفتری علیہ ثم یمہلہ ثلاثا وعشرین سنۃ (کہ ہماری عقل رسول کریم صلعم کے حالات پر غور کرنے سے) یہ ضروری قرار دیتی ہے۔ کہ ایسے کمالات خدا تعالےٰ کسی غیر نبی میں جمع کردے۔ اور یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایک مفتری کو تیئس سال کی مہلت دیوے۔

ساتھ ہی شرح عقائد نسفی کی شرح نبراس میں لکھا ہے۔ کہ فان النبی صلعم بعث وعمرہ اربعون سنۃ وتوفی وعمرہ ثلاث وستون سنۃ علی الصحیح وقد ادعی بعض الکذابین النبوۃ کمسیلمۃ الیمامی والاسود العنسی وسجاح الکاہنۃ فقتل بعضہم وتاب بعضہم وبالجملۃ لم ینتظم امر الکاذب فی النبوۃ الا ایاما معدودۃ۔ کہ یہ مندرجہ بالا قانون کیوں مقرر کیا گیا۔ صرف اس لئے کہ رسول پاک صلعم نے دعوئی نبوت ۴۰ سال کی عمر میں کیا۔ اور حضور صلعم کا وصال ۶۳ سال کی عمر میں ہوا۔ بالمقابل بعض مدعیان نبوت کاذبہ نے مثل مسیلمہ و اسود و سجاح وغیرہ نے دعویٰ کیا۔ مگر بعض مقتول ہوئے۔ بعض نے توبہ کرلی۔ بہرحال کسی جھوٹے نبی کا سلسلہ نہیں چلا الا چند ایام۔

[۱] اس سے یہ نہ کوئی سمجھے۔ کہ جو نبی قتل ہو وہ جھوٹا ہے۔ بلکہ ان میں عموم و خصوص مطلق ہے یعنی یہ ایسا مطلب ہے جیسا کوئی کہے۔ کہ جو شخص زہر کھاتا ہے۔ مر جاتا ہے۔ اسکے یہ معنے نہیں۔ ہر مرنیوالے نے زہر ہی کھائی ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ جو کوئی زہر کھائیگا وہ ضرور مریگا۔ اور اگر اس کے سوا بھی کوئی مرے۔ تو ہو سکتا ہے۔ گو اس نے زہر نہ کھائی ہو۔ یہی تمثیل ہے کہ دعوئی نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے۔ جو کوئی زہر کھائیگا ہلاک ہوگا۔ اگر اس کے سوا بھی کوئی ہلاک ہو۔ تو ممکن ہے ہاں یہ نہ ہوگا۔ کہ زہر کھانیوالا بچ رہے"

اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ آیت مذکورہ سے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام مستثنیٰ رہے؟ حالانکہ بقول ہمارے مخالفین (علیہم ما یستحقونہ) حضرت مرزا صاحب کاذب تھے۔ معاذ اللہ۔ پھر میں پوچھتا ہوں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ قرآن شریف کی اس نص صریح کے موافق حضرت مرزا صاحب کے گلے پر کیوں تلوار نہ پھری۔ اور آپ تباہ نہ ہوئے۔ حالانکہ آپ لوگوں نے جھوٹے مقدمات بنائے۔ اور مختلف صورتوں میں ملزم قرار دیکر حضرت مرزا صاحب کو عدالتوں میں گھسیٹا۔ اور مختلف فتاویٰ کفر دیئے۔ اور ایڑی سے چوٹی تک زور لگایا مگر وہاں پر بھی واللہ متم نورہ ولو کرہ (المشرکون) الکافرون کا بالکل سچا معلوم ہوا۔ اور جب کہ آج ایسی زبردست سلطنت میں بھی ہزاروں لاکھوں انسان قتل ہوتے رہتے ہیں۔ پھر بھی حضرت مرزا صاحب بغیر کسی ظاہری حفاظت کے باوجود مختلف شہروں میں دورہ کرنے کے محفوظ رہے۔ اور واللہ یعصمک من الناس والے الہام نے پورا جلوہ دکھایا۔

مولوی صاحب کیا قرآن کریم کلام الٰہی نہیں۔ کیا اس میں برکت و صداقت نہیں۔ کیا کسی احمدی نے اس پر دم کر دیا۔ کہ اس آیت کا اثر نہ رہا۔ آخر ہوا تو کیا ہوا۔ جو اس وعید الٰہی کے مطابق حضور مرزا صاحب علیہ السلام نہ مارے گئے۔ باوجودیکہ آپ کے پاس کوئی حفاظت ظاہری نہ تھی۔ ہر روز کئی کئی میل تک سیر کو جاتے دیگر شہروں کا سفر بھی کرتے۔ آپ کو تکالیف بھی کئی دی گئیں مگر اس پیشگوئی کی تصدیق نہ ہونے پائی۔ اگر یہ کلام قرآن مجید کا سچ ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کی نبوت بھی بلا کلام حق ہے پس ثنائی پارٹی کا کم از کم اتنا تو ضرور فرض ہے۔ کہ جب تک اس مندرجہ بالا عبارت کی کوئی توجیہ ان کی سمجھ میں نہ آئے۔ وہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت کو تسلیم کریں۔ ورنہ ان کی تکذیب سے قرآن پاک کی بھی تکذیب ہوگی +

مراد ما نصیحت بود و گفتیم ؛ حوالت با خدا کردیم و رفتیم

حاصل کلام یہ کہ مولوی صاحب! میں نے آپ کی ہی تحریر کو آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ جہاں آپ نے یہودیوں و عیسائیوں پر اتمام حجت کے لئے تورات کا حوالہ دیا۔ وہاں پر میں آپ پر حجت پوری کرنے کی غرض سے اسی معیار کو قرآنی الفاظ میں لکھتا ہوں۔ جہاں یہ لکھا ہے کہ جس پر کذب بعد ہ کا ذکر کیا۔ وہاں پر میں نے اسی عبارت کو لکھ کر تائید اور دوسرے لوگوں کے خیالات کا اندراج کیا ہے۔ پھر وہی سوالات جن الفاظ کے ساتھ آپ نے یہودیوں عیسائیوں سے کئے ہیں اسی عبارت میں آپ پر کئے ہیں۔ صرف فرق ہے۔ تو یہ کہ بلفظ تورات کی جگہ قرآن کریم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا نام لکھدیا ہے +

اب امید ہے۔ کہ آپ اپنی اس دلیل پر غور فرماوینگے۔ اور اس تحریر کو پڑھتے ہوئے بالخصوص آیت قرآنی ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون و اذا کالوھم او وزنوھم یخسرون (المطففین) اور حدیث نبوی لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کے ارشادات کو ملحوظ رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ عطا فرماوے۔ تا آپ اپنی آخری عمر میں مسیح محمدی پر ایمان لاکر اپنے نامہ اعمال کو درست کرلیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین +

(خاکسار غلام احمد مجاہد۔ بدوملہی از شاہجہان پور خاص)

## نشان کے ذریعہ پختگی ایمان

نیاز مند بتحریک استاذ الاکرم قبلہ منشی محمد اروڑا صاحب تحصیلدار کپورتھلہ مرحوم و مغفور دست مبارک حضرت خلیفہ اول پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوا تھا۔ گو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے عہد خلافت میں بھی تجدید بیعت کی گئی۔ مگر یہ ہر دو اقرار بیعت اندراج فہرست افراد جماعت احمدیہ تک ہی محدود رہے عملاً کبھی کسی تحریک قومی میں حصہ نہ لیا۔ اندراج فہرست جماعت احمدیہ کے لحاظ سے میں ایک احمدی تھا۔ مگر حقیقت میں اسلام سے کوسوں دور۔ اکثر کتب ہائے سلسلہ کے مطالعہ سے میرے شبہات (عدم واقفیت مذہب) کا ازالہ ہو جاتا تھا۔ مگر طفلانہ پن اور غیر مستقل مزاجی تجدید شبہات کرتی رہتی تھی۔ چند روز کا ذکر ہے۔ کہ میں تحفہ پرنس آف ویلز کا مطالعہ کر رہا تھا۔ طفلانہ پن کے باعث خیال گذرا۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب واقعی مسیح موعود ہیں۔ تو مجھے اپنے پیشے کے توسل سے چند منٹ کے درمیان ایک خاص رقم ملنی چاہیئے میرے دل میں ابھی یہ خیالات پیدا ہی ہو رہے تھے۔ کہ میرے مقرر کردہ وقت کے نصف وقت کے اندر ہی وہ رقم مجھے حاصل ہوگئی۔ حالانکہ وقت قلیل اور رقم کثیر اپنے ذرائع کے لحاظ سے بالکل ناممکن سمجھتا تھا۔ ایسے امتحانات منع ہیں لیکن مجھے صحیح راستہ پر چلانے کے لئے یہ ایک تائید ایزدی تھی اس لئے میں آج سے اپنے سابقہ ہر دو اقرار ہائے بیعت کی تجدید کرتا ہوں۔ اور سچے دل سے وعدہ و اقرار کرتا ہوں کہ تاحیات جملہ احکام سلسلہ کی متابعت کروں گا۔ اور جملہ برادران سلسلہ سے عموماً اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سے خصوصاً طالب دعا ہوں۔ کہ وہ صانع حقیقی میری (۱) ... (۲) گذشتہ بد اعمالیوں کی تعزیر سے معافی بخشے۔ اور مجھے سیدھے راستہ پر گامزن ہونے کی اور خدمات سلسلہ حسب استطاعت انجام دینے کی توفیق بخشے۔

(نیاز مند محمد رمضان کمبوہ تھوہی از پاتی۔ علاقہ پٹیالہ)

## تجارت مسلمانوں کا طرۂ امتیاز ہے

(بیعت)

یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ تجارت دینی و دنیاوی فلاح و بہبودی کی چابی ہے۔ جن قوموں نے تجارت کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے۔ وہ دولت سے مالا مال ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ کو لیجئے۔ اس کی ساری ترقی کا دارومدار تجارت پر ہے دنیا کا سب سے زیادہ متمول آدمی ہنری فورڈ Henry Ford کارخانہ فورڈ (Ford) کا مالک امریکہ کا رہنے والا ہے۔ جس کی آمدنی ایک منٹ میں ہزاروں روپیہ ہے۔ پھر جاپان ہے۔ اس نے حال میں ہی حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اور بہت سی قوموں کو مات کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ اب اس کا نام دنیا کی بڑی طاقتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ سب کس کی بدولت ہوا۔ تجارت اور حرفت کی طفیل۔ مگر باوجود ان سب باتوں کا علم رکھنے کے ہماری جماعت تجارت کی طرف سے بالکل بے پروا ہے۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو تبلیغی جدوجہد کے ساتھ اس کام کو ایک مناسبت بھی ہے۔ اسلام کی ابتدائی اشاعت و تبلیغ کا ایک حصہ صرف اور صرف تجارت ہی سے پورا ہوا۔ کچھ تو مالی رنگ میں اور کچھ اس صورت میں کہ اسلامی لوگ تجارت کے لئے دوسرے ممالک میں جاتے اور وہاں کلمۃ الحق بھی پہنچاتے۔ تجارت کے فروغ سے بہت سے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ جہاں تبلیغ میں سرگرم کار ہے۔ اور اس کے سامنے یہی ایک مقصد حیات ہے۔ وہاں ہی وہ تجارت کی طرف بھی توجہ کرے۔ میں اس وقت اس کے بعض فوائد کو سرسری طور پر معرض تحریر میں لاتا ہوں۔

(۱) تجارت میں واقفیت کا حلقہ وسیع ہونے سے آدمی اپنا نیک اثر دوسروں پر ڈال سکتا ہے۔

(۲) زکوٰۃ اور دیگر چندوں کی آمدن سے تبلیغی کاموں میں بہت کچھ سہولت و اضافہ ہو سکتا ہے۔

(۳) مالی رنگ میں جو مشکلات رہتی ہیں۔ ان کا سد باب ہو سکتا ہے +

(۴) بہت سے نوجوانوں کے لئے معاش پیدا کرنے کا ایک مفید ذریعہ نکل سکتا ہے +

(۵) جماعت رفع الحالی کے ساتھ زندگی بسر کر سکتی ہے +

میں نے اس مسئلہ پر اپنی بساط کے مطابق بہت غور کیا ہے۔ کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ ہماری جماعت تجارت میں اس قدر پیچھے ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اس کی وجہ ہماری جماعت کا افلاس ہے۔ مگر مجھے اس سے اختلاف ہے

کیونکہ جبکہ افلاس کا بہترین علاج تجارت ہے تو ہم افلاس کو تجارت کے راستہ میں روک خیال کرنے میں حق بجانب نہیں ہوسکتے اسمیں شک نہیں کہ ہماری جماعت میں ایسے افراد کی کمی ہے۔ کہ جنکے پاس فرداً فرداً اسقدر روپیہ ہو کہ وہ علیحدہ علیحدہ اس سے کام کرسکیں۔ مگر اسمیں بھی کلام نہیں کہ ایک حصہ جماعت کا ایسا بھی ہے کہ اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے بعد کچھ نہ کچھ روپیہ پس انداز کرسکتا ہے۔ پس میری رائے میں اگر صحیح اصولوں پر مشترکہ سرمایہ والی کمپنی کی صورت میں کام شروع کیا جاوے تو انشاء اللہ بہت کچھ کامیابی کی امید ہوسکتی ہے۔ میں نے چند سطور بطور تمہید عرض کی ہیں۔ اور اگر اس مسئلہ کو ضروری سمجھا گیا اور اسکو اہمیت دیگئی تو میں عملی تجاویز پیش کرنے کیلئے تیار رہوں۔ (ا۔ گ)

## احمدی مستورات کا اپنا اخبار

خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدی عورتوں میں یہ احساس دن بدن بڑھ رہا ہے کہ انکی تعلیم وتربیت کیلئے ان کا ایک اپنا زنانہ اخبار ہونا چاہیئے۔ اور جب سے لجنۃ اماء اللہ قادیان قائم ہوئی ہے۔ اسوقت سے یہ مقصد اس کے پیش نظر رہا ہے۔ لیکن اس مقصد کو عملی جامہ پہنانے میں بعض ایسی مشکلات حائل رہی ہیں کہ لجنۃ اماء اللہ اس کام کے کرنے سے قاصر رہی ہے۔ مگر خوشی کی بات ہے۔ کہ بہت غور وفکر کے بعد ایک ایسی سکیم مرتب ہوئی ہے کہ اگر احمدی مستورات اسکو کامیاب بنانے میں پوری توجہ اور کوشش فرمائیں تو مندرجہ بالا مقصد جلد سے جلد پورا ہوسکتا ہے۔ اور وہ سکیم یہ ہے کہ پہلے اس کے کہ کوئی مستقل اخبار نکالا جائے۔ اخبار الفضل کا ایک صفحہ اس کام کیلئے مخصوص کیا جائے۔ جیسا کہ کسی گذشتہ اشاعت میں ایڈیٹر صاحب نے ایسا کرنا منظور فرمالیا ہے۔ اس صفحہ میں احمدی مستورات کے تمدنی اخلاقی مذہبی تاریخی غرض ہر قسم کے مضامین درج ہوا کریں۔ اگرچہ ماہ تک اس صفحہ کیلئے مناسب ومفید مضامین ہماری احمدی بہنوں کی طرف سے باقاعدہ مہیا ہوتے رہے تو لجنہ کی طرف سے دو ورق کا ضمیمہ قیمتاً شائع کیا جاسکتا ہے۔ اگر یہ دوسرا قدم بھی احمدی مستورات نے مضبوطی سے اٹھایا اور اس ضمیمہ کی خریداری کافی ہوئی اور مضامین کافی طور پر مہیا کئے گئے۔ تب چھ ماہ یا ایک سال کے بعد لجنہ اپنا اخبار علیحدہ شائع کرسکتی ہے۔ یہ ہے وہ سکیم جو لجنہ کے پیش نظر ہے۔ اور جسے تمام احمدی مستورات کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ میں یہ بیان بھی کردینا ضروری سمجھتی ہوں کہ جب تک ہر لکھنے والی بہن اس طرف توجہ نہ کریگی تب تک ہم اس سکیم میں کامیاب نہ ہوسکیں گی۔ اور اگر پہلا قدم ہی ہماری بہنیں عمدگی سے نہ اٹھادیںگی تو دوسرے قدم کے لئے ایسی جرأت ہی نہیں پیدا ہوسکتی۔ پس اے بہنو! اٹھو اور ہمت کرو اور میرے اس مضمون کے پڑھتے ہی پختہ عزم اور راسخ عہد کرلو۔ کہ ہم نے اس سکیم کو کامیاب بنانا ہے اور دنیا پر ثابت کردو کہ یہ فقرہ بھی ضرب المثل بن سکتا ہے

"ہمتِ نسواں مددِ خدا"

اس کے بعد میں تمام خواندہ احمدی مستورات سے عموماً اور اہل قلم بہنوں سے خصوصاً درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس سکیم کی تکمیل کیلئے پہلی کوشش کرتی ہوئیں مختلف دلچسپ مضامین لکھکر ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل کی خدمت میں روانہ فرمائیں۔ تاکہ اس مخصوص صفحہ میں درج کئے جائیں۔ والسلام

ہم داؤد قائم مقام سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

## صداقت مسیح موعودؑ کا تازہ نشان

## جزیرہ سماٹرہ میں

۱۔ مَا اُرْسِلَ نَبِیٌّ اِلَّا اَخْزٰی بِہِ اللّٰہُ قَوْمًا لَا یُؤْمِنُوْنَ

۲۔ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ

یہ دونوں فقرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے الہام ہیں جن سے حضور کی صداقت ہر آن اور ہر منٹ ثابت ہوتی رہتی ہے اور ثابت ہوتی رہیگی۔ اسوقت مجھے اس بات کے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کہ ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے مخالف کیسے ذلیل ہوئے اور ہورہے ہیں کیونکہ یہ بات ہر روز مشاہدہ میں آتی ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہر روز ترقی پر ہے۔ اور مخالفوں کی جماعت شقاق بعید میں پڑی ہوئی ہے۔ اور ان کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے۔ اور جماعت احمدیہ بڑھتی جاتی ہے۔ البتہ میں حضرت مسیح موعودؑ نبی اللہ کی صداقت کا ایک تازہ نشان آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ ابھی ابھی تازہ خطوط سے ہمیں اطلاع ملی ہے۔ کہ تپاتوان شہر میں جتنے غیر احمدی مولوی رہتے تھے۔ ان سب کو گورنمنٹ نے وہاں سے نکالدیا۔ یہ مولوی صاحبان وہاں کی جماعت احمدیہ کو ہر وقت تکلیفیں دیتے اور ہمارے آقا ومولا نبی الزمان پر بہت زبان درازی کرتے تھے۔ اور ماسوا ازیں ان لوگوں نے مولوی رحمت علی صاحب کو بھی اس شہر سے نکالنے کی کوشش کی تا احمدیت وہاں نہ پھیلے۔ لیکن یہ بات خداتعالیٰ کو کہاں منظور تھی۔ اس نے تو پہلے ہی سے اپنے نبی کو یہ الہام کیا تھا۔ "فکان ان تعادت وتعرف بین الناس" چنانچہ بہت جلد اس نے تپاتوان شہر میں بہت بڑی تعداد میں اپنی جماعت قائم کردی۔ پھر جب مولوی رحمت علی صاحب ا[illegible] سے دوسرے شہر میں حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچانے کیلئے تش[illegible] لے گئے۔ تو ان لایعقل مولویوں نے احمدی جماعت کی [illegible] روکنے اور نئے احمدیوں کو ورغلانے کی کئی ایک تدبیر[illegible] لیکن ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور احمدیوں کے [illegible] میں جو ایمان پیدا ہوچکا تھا۔ وہ نہ نکل سکا۔ بالآخر جب [illegible] مولویوں کا کام حد سے تجاوز کرگیا تو خداتعالیٰ نے ان[illegible] وہی معاملہ کیا جو پہلے لوگوں کیساتھ کیا کرتا تھا۔ وَھَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ [illegible] (مومن ع) ان مولویوں نے بہت کوشش کی تھی کہ مولوی [illegible] صاحب کو سماٹرا سے نکالدیا جاوے۔ گورنمنٹ کے ہاں [illegible] کیں۔ اور خفیہ طور پر رپورٹیں پہنچائیں۔ جس کا نتیجہ یہ [illegible] حکیم خدا نے ان شہر من تحت ادیم السماء مولوی[illegible] تدابیر کو الٹا انہیں پر وارد کردیا۔ اور بڑی ذلت اور [illegible] حالت میں انہیں ہمیشہ کے لئے اس شہر سے نکا[illegible] گورنمنٹ ہالینڈ نے اسی پر ہی بس نہیں کیا بلکہ جس [illegible] کی طرف سے یہ مولوی واعظ بن کر بھیجے گئے تھے۔ اس [illegible] نام یہ حکم جاری کردیا کہ آئندہ کوئی بھی فرد اس انجمن کا [illegible] شہر میں وعظ کے لئے نہ بھیجا جاوے۔ اور یہ بھی تا[illegible] کہ اس انجمن کا اس شہر میں ایک سکول تھا جسکو گورنمنٹ [illegible] اس طرح وہاں سے اکھاڑ دیا کہ اس کے سائین بورڈ [illegible] جس کے یہ معنے تھے کہ اس شہر میں اس انجمن کے نا[illegible] سکول جاری نہیں ہے۔ فکیف کان عقاب ۔۔۔ یا اولی الالباب۔

علاوہ ازیں ایک اور نشان جس کا ذکر کرنا ض[illegible] ہوں وہ بھی بہت دردناک واقعہ ہے۔ اگرچہ یہ واقعہ [illegible] مہینے پہلے کا ہے مگر نشان کے طور پر کسی نے ابھی تک ا[illegible] ذکر نہیں کیا۔ وہ نشان زلزلہ کا نشان ہے۔ حضرت مسیح [illegible] نے کس صفائی کیساتھ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۵۶ پر لکھا ہے

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا [illegible] محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا [illegible] اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"

دیکھئے یہ پیشگوئی کس صفائی کیساتھ پوری ہورہی [illegible] سماٹرا میں ماہ جون کے آخر میں بہت سخت زلزلہ آیا اور ایک [illegible] نام پاڈنگ پنجنگ ہے (یہ خاکسار راقم کا شہر ہے) بالکل [illegible] اور کئی سو جانیں ہلاک ہوئیں۔ کئی دن کے بعد مردے جو گھروں کے نیچے دبے ہوئے تھے نکالے گئے۔ اگر مفصل دیکھنا ہو تو [illegible] اخباروں کا مطالعہ کریں۔

غرض یہ دونوں نشان ایسے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر گواہی دے رہے ہیں۔ کاش کہ لوگ ان کو دیکھیں اور خدا کے [illegible] ہوجائیں [illegible] ان کو ابدی عذاب سے بچائے۔ والسلام
خاکسار [illegible] احمدیہ قادیان

# جماعت احمدیہ لودہیانہ کا جلسہ

تبلیغی وفد ملا جو مولانا عبد الرحیم صاحب نیر اور مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل پر مشتمل تھا۔ ۱۴ تاریخ کو ۱۱ بجے لودہیانہ پہونچا۔ لودہیانہ ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں مخالف ملانوں اور اس کے نادان ہم خیالوں کی شرارت اور منصوبہ بازی کی وجہ سے کبھی پبلک مقام پر ہمارا لیکچر نہ ہو سکا۔ یہانتک کہ گذشتہ سال عین وقت پر ہمارا جلسہ روک دیا گیا۔ غرض وفد کی آمد پر شہر میں بذریعہ اشتہارات اور منادی اعلان کیا گیا کہ مولانا عبد الرحیم صاحب نیر جنکی مساعی حسنہ سے مغربی افریقہ کے ہزارہا عیسائی اور بت پرست نور اسلام سے منور ہو چکے ہیں ۷½ بجے شب مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام کے دلچسپ نظارے بذریعہ میجک لینٹرن دکھائینگے۔ وقت مقررہ پر لوگ پہونچ گئے۔ مولوی یحییٰ مولوی عبد الرشید اور مولوی محمد رمضان صاحب وکیل اور ان کے ہم خیالوں نے اپنی کثرت تعداد پر نازاں ہو کر جس خلاف تہذیب و شرافت عناد و بغض کا اظہار کیا۔ وہ ناقابل بیان ہے۔ جلسہ گاہ پر قبضہ کر کے شور ڈالدیا اور اگر ہم کچھ بولنا چاہتے تو شور وشر کی آوازوں کو بلند کر دیتے ہماری امن پسند اور قلیل جماعت نہایت امن و سکون سے سب کچھ دیکھتی رہی۔ اور قطعاً کسی بدامنی اور شور و فساد کی باوجود سخت اشتعال دلانیکے مرتکب نہ ہوئی۔ آخر لاچار ہو کر ہم کوتوالی پہونچے۔ مگر ہم سے پہلے محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی کے کسی مستعد اور موقع شناس ملازم کی طرف سے اطلاع دیجا چکی تھی۔ چنانچہ محمد نیاض خاں صاحب کوتوال شہر کنسٹبلوں کی ایک جماعت کو لیکر ہمارے ہمراہ جلسہ گاہ میں پہونچے۔ اور مفسدین کو منتشر کیا۔ بانی فساد ملاں یحییٰ کو جسکی زبان نہایت بیباکی سے ہمارے خلاف کھلی ہوئی تھی۔ کوتوال صاحب نے نہایت معقولیت سے ڈانٹا امن قائم ہونے کے بعد ہم نے کوتوال صاحب کی اجازت سے کارروائی جلسہ شروع کی میجک لینٹرن لیکچر شروع ہونے پر صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی جو ایک یورپین ہیں۔ بمعہ اپنے انگریز اسسٹنٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پہونچ گئے۔ اور لیکچر سنتے اور دیکھتے رہے۔ مولانا نیر کا طرز بیان نہایت دلکش اور پسندیدہ تھا۔ آپ اکثر موقعوں پر فصیح انگریزی زبان میں بھی سمجھاتے تھے۔ چنانچہ شروع اور اختتام لیکچر پر آپنے صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سب انسپکٹر صاحب کا دلی جوش سے شکریہ ادا کیا۔

دوسرے روز ۱۲ ۵ مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل کے لیکچر "زندہ و بابرکت مذہب" کا اسی مقام پر اعلان تھا۔ مگر بوجہ مولوی صاحب کی یکایک علالت کے مولانا نیر نے ہی یہ خدمت بھی انجام دی۔ سامعین کی تعداد شب گذشتہ سے کم تھی۔ تاہم خلاف توقع تھی۔ جو نہایت اشتیاق اور توجہ سے سنتے رہے۔ ہر دو لیکچر نہایت کامیابی سے ہوئے رات کو مولانا نیر کا لیکچر محلہ صوفیاں میں مستورات کیلئے ہوا اور مؤثر ہوا۔

میں اس موقعہ پر جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس مسٹر ڈی سکاٹ اور جناب فیاض محمد خانصاحب سب انسپکٹر پولیس کا شکریہ احسان ادا کرتا ہوں کہ ان کی توجہ سے امن قائم رہ سکا۔ اور ہم جلسہ کر سکے۔

(خاکسار محمد شفیع سکرٹری انجمن احمدیہ لودہیانہ)

ہم مسٹر ڈی سکاٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور جناب فیاض خانصاحب سب انسپکٹر پولیس لدہیانہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ ان کی بروقت توجہ نے جماعت احمدیہ کی جو کہ قلیل الافراد ہے مگر ہے وفاکیش اور امن پسند حفاظت کی۔ اور شوریدہ سر مخالفین کی شوریدہ سری سے اس کو بچایا۔ کثیر التعداد جماعتیں ہمیشہ ہی قلیل التعداد جماعتوں کو اپنی تعداد کے بل بوتے پر نازاں ہو کر نقصان پہنچاتی ہیں مگر جہاں بیدار مغز انصاف پرور اور ہر جماعت کے حقوق کی نگہداشت کرنے والے افسر موجود ہوں وہاں یہ ناممکن ہو جاتا ہے کہ کسی جماعت کا اتلاف حقوق ہو یہی حال لدہیانہ میں ہوا۔ جہاں احمدی اہالیان شہر کے مقابل میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ مگر ان ہر دو بیدار مغز افسروں کی مہربانی سے ان کی اور ان کے ہر قسم کے حقوق کی حفاظت کی گئی۔ اور یہ ایک ایسی مثال ہے کہ اگر اس کی تقلید دوسرے تمام افسر بھی کریں تو جہاں تاج برطانیہ کی وقعت اور محبت دلوں میں بیٹھے۔ وہاں ہی امن بھی قائم رہے۔ خدا ایسے افسروں کو اور بھی انصاف کی توفیق دے۔ (الفضل)

# سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ پاکپٹن

-x- — x — x-

۱۱ و ۱۲ ستمبر ۱۹۲۶ء کو جماعت احمدیہ پاکپٹن کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ قادیان سے جناب حافظ جمال احمد صاحب و جناب مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری تشریف لائے۔ پہلے دن شام کے وقت مولوی اللہ دتا صاحب نے عالمگیر مذہب پر معنی خیز اور پُر اثر تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد امریکن مشن پاکپٹن کے انچارج پادری جے ڈبلیو۔ ٹرنیس اور ایک دیسی پادری صاحب نے چند سوالات کئے۔ جن کے ایسے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ کہ تمام حاضرین محظوظ ہوئے۔ رات کے نو بجے حافظ جمال احمد صاحب کی تقریر الوہیت اور وفات مسیح کے متعلق شروع ہوئی جس میں آپ نے عقلی دلائل اور انجیلی آیات سے الوہیت کی تردید اور وفات مسیح کا اثبات فرمایا۔ اور حیات مسیح کے عقیدہ کا بھی رد فرمایا۔ تقریر کے بعد انہی پادری صاحبان نے تقریباً ¾ گھنٹہ سوالات کئے۔ جن کے جوابات مولوی اللہ دتا صاحب نے دیئے باوجودیکہ پادری صاحب کو کھلا وقت دیا گیا۔ مگر وہ ایسی بہکی بہکی باتیں کرنے لگے کہ تمام ہندو اور مسلمان اس غیر معقولیت پر ہنستے تھے۔ دوسرے دن صبح کے وقت جناب حافظ صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر نہایت مؤثر پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اور خاتم النبیین کی تشریح کرنے کے علاوہ آیات قرآنیہ سے اجرائے نبوت کو ثابت کیا۔ جس پر ایک غیر احمدی حکیم صاحب نے تحریری طور پر ایک دو سوال پیش کئے۔ جن کے جوابات مولوی اللہ دتا صاحب نے دیئے۔ شام کو جناب چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈوکیٹ ہائی کورٹ نے اعتراض مالیخولیا پر پون گھنٹہ تقریر کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ انبیاء کو مجنون کہنا ہمیشہ سے منکرین کی سنت چلی آئی ہے۔ کوئی نبی نہیں جس کو جنون یا مالیخولیا کا مریض نہ قرار دیا ہو۔ علاوہ ازیں آپ نے طبی کتب سے بھی اس اعتراض کی تردید کی۔ اس تقریر کے بعد بھی غیر احمدیوں کو پون گھنٹہ دیا گیا۔ لیکن انہوں نے بجائے اصل بحث پر کچھ کہنے کے نہایت غیر مہذبانہ طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر حملے کئے۔ اور بحریف الکلم عن مواضعہ کے مطابق الہامات کی غلط اور خود اختراعی تفسیر کر کے جہلا کو مغالطہ دینا چاہا۔ اور بعد ازاں منادی کرادی۔ کہ "کوئی شخص مسلمان ہو یا ہندو احمدیوں کے جلسہ میں نہ جائے۔" درحقیقت انہوں نے یہ سمجھ رکھا تھا۔ کہ صبح ہی نظام اوقات شائع شدہ کے مطابق احمدی علماء منٹگمری چلے جائینگے۔ اور ہم اپنی فتح کا اعلان کر دینگے مگر سامان ایسے پیدا ہو گئے۔ کہ ہمارے علماء کو پاکپٹن میں ٹھہرنے کے لئے گنجائش نکل آئی۔ اور ۱۳ ستمبر کو ہم نے منادی کرادی کہ کل کے اعتراضات کا جواب احمدیہ جلسہ گاہ میں دیا جائے گا۔ اس پر ان مولویوں کو اپنی خیانت اور علمی پردہ دری کا خوف پیدا ہوا۔ اسلئے وہ باوجود اعلان کرنیکے کہ ہم دوسری جگہ جلسہ کریں گے۔ ہمارے جلسہ میں آکر شور و غوغا مچانے لگے۔ جس کے باعث پولیس کو مداخلت کرنی پڑی۔ اور جلسہ منتشر کر دیا گیا۔ مولویوں کی اس ناشائستہ حرکت پر نہ صرف ہم بلکہ ہر ایک معقول پسند ہندو مسلم افسوس کرتا رہا۔ اور اگرچہ ان لوگوں نے ہر چند کوشش کی۔ کہ احمدیت کا پیغام لوگوں کے کانوں تک نہ پہنچے۔ لیکن وہ اپنے اس مقصد میں ناکام رہے۔ اور احمدیت کا چرچا... تمام شہر میں ہو گیا۔ والسلام۔ (خاکسار محمد رمضان [illegible] سیکرٹری [illegible] تبلیغ [illegible] پاکپٹن)

# اعلانات نظارت ہائے سلسلہ

**کس کو جواب لکھیں** کسی صاحب نے کانپور سے اطلاع دی ہے۔ کہ وہاں کی جماعت کے ماسٹر خدا بخش صاحب پریذیڈنٹ اور صوفی محمد عثمان صاحب سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ لیکن اپنا نام و پتہ نہیں لکھا۔ لہذا ان کو جواب دینے اور ان سے مزید خط و کتابت کرنے سے یہ دفتر معذور ہے۔

(محمد عبد اللہ بھٹی قائمقام ناظر دعوۃ و تبلیغ)

**ختم نبوۃ پر مضمون** حکیم احمد دین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شاہدرہ ضلع شیخوپورہ نے رسالہ بلاغ امرتسر کی تحریک پر ختم نبوت پر مضمون لکھ کر اس میں شائع کرایا۔ حکیم صاحب موصوف کے پاس یہ رسالہ کافی تعداد میں موجود ہے۔ خواہشمند احباب ۶ر کے ٹکٹ بھیج کر حکیم صاحب سے طلب فرماویں۔ والسلام

(فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ)

**قابل توجہ احمدی احباب** ایک احمدی نوجوان جو ٹائپ کا کام جانتے ہیں۔ اور اچھے تجربہ کار کلرک ہیں۔ اور جنہوں نے ایک عرصہ تک فوج و دیگر محکمہ جات میں سرکاری خدمات انجام دی ہیں۔ اور اچھے سرٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں۔ آج کل بے روزگار ہیں۔ کوئی ذی اثر احمدی دوست ان کو کسی جگہ معقول روزگار دلانے میں مدد فرمائیں۔ تو موجب شکریہ ہوگا۔

(محمد صادق عفی اللہ عنہ ناظر امور عامہ)

**شہادت کی ضرورت** ۱۹۰۹ء میں چوہدری علی محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دنجواں ضلع گورداسپور کا نکاح بعد جلسہ سالانہ قادیان میں ہوا تھا۔ ان کے نکاح کے متعلق ثبوت کی ضرورت ہے۔ پہلے نکاح رجسٹر میں درج نہ ہوا کرتے تھے۔ اور نہ باقاعدہ سب نکاح درج اخبار ہوا کرتے تھے۔ اس نکاح کے متعلق اب شہادت کی ضرورت ہے۔ غیر احمدی رشتہ دار ایک وراثت کے حصول کی خاطر ان کی منکوحہ بیوی کو جائز بیوی قرار نہیں دیتے۔ ان کا نکاح مسمات مبارکہ عرف ماکھاں بنت بدر الدین صاحب احمدی ساکن ونجواں ضلع گورداسپور سے ہوا تھا۔ اس نکاح کا اگر کسی احمدی کو علم ہو یا اس نکاح میں موجود ہو۔ تو براہ کرم اپنے نام و پتہ سے مشکور فرماویں۔ والسلام

محمد صادق عفی اللہ عنہ ناظر امور عامہ

**ٹریٹوریل فورس** جناب کمانڈر صاحب ٹریٹوریل فورس جالندھر بجائے ۲۶ ستمبر کے ۳۰ ستمبر کو رنگروٹوں کے معائنہ کے لئے قادیان تشریف لائیں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر قادیان پہنچ جاویں۔

(ذوالفقار علی خاں ناظر امور خارجیہ قادیان)

**ایک احمدی کی امداد** ایک صاحب احمدی ہونے سے پہلے امام مسجد تھے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے ان کو امامت سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اگر کسی جماعت کو امام مسجد کی ضرورت ہو۔ تو اطلاع دیں۔ تعلیم معمولی ہے۔ قرآن شریف پڑھے ہوئے ہیں۔ اردو تھوڑی جانتے ہیں۔

(شیر علی عفا اللہ عنہ ناظر تعلیم و تربیت)

# مختلف اعلان

**احمدیہ گزٹ کا پانچواں نمبر** احمدیہ گزٹ نمبر ۵ ستمبر ۲۰ر کو شائع ہونے والا ہے۔ جو صاحب احمدی مبایعین میں سے اس کے خریدار بننا چاہتے ہیں۔ ابھی سے ایک روپیہ منی آرڈر بھیج کر خریدار بن جائیں۔ کیونکہ گزٹ اتنا ہی چھپتا ہے۔ جتنی ضرورت ہوتی ہے۔ بعد میں پہلے چار نمبروں کی طرح یہ نمبر بھی نہیں مل سکے گا۔

(مینیجر احمدیہ گزٹ)

**طلباء جلد حاضر ہوں** مدرسہ احمدیہ تعطیلات موسمی کے بعد کھل گیا ہے مگر قریباً ہر ایک جماعت میں اب تک ایک کثیر تعداد لڑکوں کو غیر حاضر ہے۔ چونکہ تعلیمی کورس وقت مقررہ کے اندر ختم کرنا ہوتا ہے اور جو لڑکے دیر کر کے آتے ہیں۔ وہ اپنی کمی کو پورا نہیں کر سکتے اس لئے احباب اپنے اپنے بچوں کو فوراً قادیان روانہ فرمائیں۔

(خاکسار محمد طفیل خاں عفا اللہ عنہ برائے ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان)

**اعلان ضروری** شملہ گورنمنٹ ہند کا ہیڈ کوارٹر ہونے کی وجہ سے ایک نہایت مشہور و معروف سٹیشن ہے۔ یہاں ہندوستان اور دوسرے ممالک کے ہزاروں لوگ تو یہاں آتے ہیں۔ جن میں سے بہت مذہبی مذاق بھی رکھتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ یہاں کی لوکل انجمن کی لائبریری ایک مکمل لائبریری ہو۔ لہذا بیرونجات سے جو اصحاب انگریزی اردو۔ عربی اور فارسی کتب سلسلہ وغیرہ ہیں مرحمت فرمائیں۔ ان کے ہم نہایت ممنون و مشکور ہوں گے۔ اور وہ عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(شیخ احمد لائبریرین انجمن احمدیہ شملہ)

# بادل سے خطاب

(نظم)

آیا ہے کوہسار سے اے ابر اٹھ کے تو
ہے دل میں اپنے تجھ سے کریں آج گفتگو

تجھ کو بھی ایک خاص تعلق ہے کوہ سے
مجھ کو بھی ایک خاص تعلق ہے کوہ سے

آتا ہے جھوم جھوم کے مستانہ وار تو
گویا کہ ہو رہا ہے کسی پر نثار تو

اے ابر میرے یار کی کچھ تو خبر سنا
سوز نہاں نے ہے مجھے مردہ سا کر دیا

میری تڑپ بھی دیکھ میرا اشتیاق دیکھ
نازک سا دل ہو اور یہ بار فراق دیکھ

عادی نہیں ہیں یار سے رہنے کے ہم جدا
اے ابر اس سے ملنے کی کوئی تو راہ بتا

بچھڑے ہوؤں کو وصل کی صورت نصیب ہو
محفل ہو۔ ہم ہوں۔ جام ہو اور وہ حبیب ہو

اے ابر پھر سکے جائے اگر اس طرف کبھو
میری طرف سے کہنا ادب سے کہ سیدی

صدمے اٹھا کے ہو گیا اب چور چور ہیں
رکھتا نہیں ہوں تاب جدائی حضور میں

بستی میں اپنی مجھ کو بلا لیجئے حضور
صابر کو اپنے پاس بلا لیجئے حضور

نازاں ہو اپنے بخت پہ اے کوہ ڈلہوزی
شاداں ہو اپنے بخت پہ اے کوہ ڈلہوزی

جلوہ کناں ہے تجھ پہ جو محمود آج کل
حاصل ہے تجھ کو گوہر مقصود آج کل

احساں ہے تجھ پہ اپنا کہ ہم نے تجھے دیا
دلبر کو اپنے۔ واسطے تیرے جدا کیا

لخت جگر کرشن کا ہے تیرا احیا
گویا کرشن تخت پہ خود ہی ہے برجا

ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کو پیشکش میں دے
اور تو بہار ہوں کو اب پیشکش میں دے

صحبت ہے مختصر سی۔ غنیمت اسے سمجھ
ملتی نہیں ہمیشہ تو نعمت اسے سمجھ

اتنی شدید عشق کی گرمی تو پیدا کر
آجائے تجھ پہ طور کا جلوہ ہمیں نظر

(علی محمد صابر۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی قادیان)

## نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق دوائیں

### اکسیر معدہ

یہ کون نہیں جانتا۔ کہ کمزور معدہ انسانی زندگی کو نکما بنا دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا بدہضمی۔ کمی بھوک۔ ترش ڈکاریں۔ قے جی کا متلانا سینہ پیچش۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا وغیرہ ہوتا ہے۔ اکسیر معدہ نہ صرف اس عوارض کو دور کرتی۔ بلکہ ہاضمہ کو تیز۔ بھوک کو بڑھاتی۔ معدہ کو طاقت دیتی اور رنگ کو نکھارتی ہے۔ یہ دوا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہر وقت موجود رہنی چاہیئے۔ کیونکہ صحت کا مدار قوی معدہ پر ہی ہے۔ اگر آپ کو کھانا خوب ہضم ہوتا ہے۔ وقت پر بھوک لگتی ہے۔ تو آپ کے لئے سادہ غذا بھی نعمت عظمٰے ورنہ لذیذ اور مرغن غذائیں بھی وبال۔ اس لئے اگر آپ اپنے معدہ کو قوی بنا کر لطف زندگی سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اکسیر معدہ کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ایک شیشی جو مدت کے لئے کافی ہے۔ صرف دو روپے

### موتی دانت پوڈر

سب اطباء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزاروں بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو مقدم و ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی کل بیماریوں مثلاً گوشت خورہ خون یا پیپ کا آنا۔ دانتوں پر میل جمنی یا رنگ کا زرد ہونا۔ اور منہ سے پانی بہنا وغیرہ کو دور کرنا۔ ہلتے دانتوں کو مضبوط بنانا اور انہیں موتیوں کی طرح چمکانا بدبو دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرنا۔ قیمت ایک شیشی جو مدت کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ

ہزاروں شہادتوں کی ایک شہادت:۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مولانا محمد الدین صاحب بی اے سابق مسلم مشنری امریکہ لکھتے ہیں۔ کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ علاوہ دانتوں کو سفید و صاف کرنیکے یہ مسوڑوں کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ میرے ایک دانت میں درد تھی۔ اس میں بہت حد تک تخفیف ہو گئی +

### موتی سرمہ

قیمت فی تولہ ۸/ ؏

### اکسیر البدن

ایک ماہ کی خوراک ۵/ ؏

الفضل کی شہادت۔ جناب مینجر صاحب الفضل لکھتے ہیں۔ کہ موتی سرمہ۔ اکسیر معدہ۔ موتی دانت پوڈر کا تجربہ میں نے کیا۔ یہ ادویہ مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ مینجر نور اینڈ سنز کسی دوا کا اشتہار نہیں دیتے۔ جب تک مختلف آدمیوں پر اسے آزما کر مفید ہونے کا اطمینان حاصل نہ کر لیں (الفضل ۲۹ جون ۱۹۲۶ء)

پتہ

**مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

---

اشتہارات

## سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کتابیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کے قائم کردہ

# بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

سے منگوائیے

جو قومی سرمایہ سے کھولا گیا ہے

**نوٹ:**۔ زیادہ تعداد میں کتب خریدنے پر رعایت بھی دیجاتی ہے۔

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

---

### نیٹ بھر ا بن (رجسٹرڈ)

کم سننے کان بڑوں یا بچوں کے بہنے۔ درد۔ بھاری پن ورم خشکی کھجلی سنسناہٹ آواز بج اٹھنے۔ پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی صفحہ دنیا پر صرف ایک اکسیر اور بے خطا دوا ایلبٹ اینڈ سنز دہلی بھیت کا روغن کراہان ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی ایک ساتھ منگانے پر محصولڈاک معاف۔ بادشاہی منجن۔ مسوڑوں سے خون جلنے درد۔ پانی لگنے اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب دوائی استعمال کے قابل ہے فی شیشی ۱۴/ دھوکہ بازوں ٹھگوں سے ہشیار۔ مرض سمرکا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے اپنا پتہ صاف لکھئے۔ پتہ: کان کی دوا ایلبٹ اینڈ سنز دہلی بھیت یوپی

### طاقت کی مشہور و معروف دوائی

### سلاجیت خالص

قیمت فی چھٹانک دو روپے بارہ آنے۔ آدھ پاؤ پانچ روپے پاؤ بھر نو روپے معہ محصولڈاک +

پتہ

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (اڈیٹر)

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

# ممالک غیر کی خبریں

—— نخلستان دمشق ۲۰ میل لمبا اور ۵ امیل چوڑا ہے۔ اس میں درخت بہت ہیں۔ اور آبپاشی کے ذریعہ سے سیراب ہو رہا ہے۔ مجاہدین کے استحکامات کو تباہ کرنے کے لئے جن کی وجہ سے وہ دمشق کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ فرانسیسیوں نے نہ صرف یہ کیا۔ کہ بیس گاؤں لوٹ لئے اور جلا دیئے۔ اور کئی ہزار میوہ دار درخت تباہ کر دیئے۔ بلکہ پانی بند کر کے نخلستان کے تمام درختوں اور فصلوں کو تباہ کرنے کا سامان طیار کر دیا ہے۔

—— دریائے کلائیڈ کے کنارے ایک ہزار فٹ لمبا جہاز بنانے کی طیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس لمبائی کا جہاز دنیا میں اس وقت موجود نہیں۔

—— دار المندوبین جمہوریہ امریکہ مسٹر وکٹر برزنے نیویارک کے ایک جریدہ میں جنگ عظیم کے مصارف اور نقصانات کے اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان کا اندازہ یہ ہے۔ کہ جنگ عظیم میں تین کروڑ جانیں تلف ہوئیں۔ اور اسی ارب پاؤنڈ صرف ہوا۔

—— سٹرالین کا بم جو آسٹریلیا تک ہوائی سفر کرتے ہوئے گئے۔ اور اب وہاں سے انگلستان جانے کے لئے واپس آ رہے تھے۔ راستہ میں کہیں غائب ہو گئے ہیں۔ اور کسی ایسی جگہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں تار اور لاسلکی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

—— طہران ۱۴ ستمبر۔ محض اس غرض سے کہ موجودہ مشکلات وزارت رفع ہو جائیں۔ مجلس ملیہ کی تمام جماعتوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مجلس وزارت کے اکثر ارکان کو منظور کر لیں گی۔ اکثر وزراء نے اس بات پر واپس آ جانا منظور کر لیا ہے۔ غالباً مرزا ابیر بنا دمشیر الدولہ کو قلمدان وزارت سپرد کیا جائیگا۔ مستوفی الممالک نے واپس آنا منظور کر لیا ہے۔

—— روم ۱۴ ستمبر۔ سینیور مسولینی پر جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے سلسلہ میں روم کے تمام افسران پولیس بالکل بدل دیئے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ ڈائرکٹر پولیس بھی تبدیل ہو گیا۔ پولیس نے بہت سے اشتمالیین اور اشتراکیین کو گرفتار کیا ہے۔ جو لیوسینی کے دوست مشہور تھے۔ ایٹرک مالاٹیسٹا نوا جی (انارکسٹ) بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

—— نیویارک ۱۵ ستمبر۔ فرانسیسی ماہر پرواز کپتان فونک نے پانچ ہزار پونڈ کے اس انعام کو حاصل کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ جو امریکہ سے فرانس تک ایک ہی پرواز میں آنے والے کو دیا جائیگا۔ کپتان فونک کا ارادہ ہے۔ کہ اپنے ہوائی جہاز میں ہیلیم گیس کی بھری ہوئی تھیلیاں رکھیں۔ تاکہ سمندر میں اترنا پڑے تو ڈوبنے سے بچے رہیں۔

—— برلن ۱۵ ستمبر۔ ڈاکٹر ٹیگور جرمنی کا دورہ کر رہے ہیں۔ مارشل وان ہنڈنبرگ نے آپ سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر ٹیگور نے ڈاکٹر اینشٹین کے ساتھ چائے بھی نوش کی۔

—— اب تک افغانستان میں جمعہ کے دن تعطیل ہوا کرتی تھی مگر اس میں یہ خرابی تھی۔ کہ سرکاری ملازم گھر کے انتظامات وغیرہ میں مصروف رہتے۔ اور نماز جمعہ میں شریک نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے اب شاہ افغانستان نے آئندہ سے جمعرات کو تعطیل عام کر دی۔ اور جمعہ کے روز دو گھنٹہ کی رخصت ہوا کریگی۔ یہ دو گھنٹہ تمام دوکانیں بند رہیں گی۔ تاکہ تمام لوگ نماز جمعہ میں شرکت کر سکیں۔

—— مارننگ پوسٹ لنڈن لکھتا ہے۔ کہ انگورہ میں آج کل جو مقدمہ ہو رہا ہے۔ اس میں ملزموں کے اظہار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی اور ٹرکی نے یہ معاہدہ کیا تھا۔ کہ جرمنی کی فتح کے بعد جرمنی ایک اسلامی حکومت ایسی قائم کرے گی جس کی وسعت مصر سے لے کر ہندوستان تک ہوگی۔ اس معاہدہ پر جنگ شروع ہونے کے وقت دستخط ہوئے تھے۔

—— ایک مفلس و قلاش عورت ڈیبریزن کی منڈی میں اپنی ۱۴ سالہ اور ۱۰ سالہ لڑکیوں اور ایک معصوم بچے کو گود میں لئے ہوئے گئی۔ اور وہاں بچوں کو نیلام کر دیا۔ بڑی لڑکی ۸۰ شلنگ میں اور چھوٹی لڑکی ۲۰ شلنگ میں فروخت ہوئی۔ نامعلوم خریدار لڑکیوں کو لے گیا ہے۔ اور تیسرے بچہ کو ماں واپس لے گئی ہے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ ہنگری میں اپنی قسم کا پہلا واقعہ نہیں ہے۔

—— عیسائیت کے پراگندہ شیرازہ کو پھر مجتمع کرنے کیلئے مؤتمر مکہ کے مقابل عیسائیوں نے اپنے مختلف فرقوں کی ایک مؤتمر آئندہ سال بمقام جنیوا منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مؤتمر میں مشرقی اور مغربی کلیساؤں کے عیسائی نمائندے شریک ہونگے۔

—— لنڈن ۱۵ ستمبر۔ اخبار "ڈیلی نیوز" کے نامہ نگار مقیم پیرس کو وارسا سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ہنری فورڈ نے (فورڈ موٹر کے کارخانہ کے مالک اور امریکہ کے مشہور ارب پتی) چھ کروڑ پونڈ یعنی نوے کروڑ روپیہ کا جہیز اپنی لڑکی کو دینا طے کیا ہے

—— لنڈن ۱۴ ستمبر۔ نیویارک میں پیکن سے اطلاع پہونچی ہے۔ کہ چینی لڑائی میں بعض اہم فوری پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جن کا باعث کانگن کی ان فوجوں کی بغاوت تھی جنہیں متحدہ فوج کہا جاتا ہے۔

—— ہمعصر "خلافت" نے عربی جرائد سے یہ خبر اخذ کی ہے۔ کہ دمشق کی عدالت نے حبیب خالد بک طبیب، محمد علی شواف، سعید نیابتی اور سعید العاص کو اس الزام میں سزائے موت دی۔ کہ انہوں نے دروزی مجاہدین کی رہنمائی کی تھی۔

# ہندوستان کی خبریں

—— الہ آباد ۱۵ ستمبر۔ سید رضا علی صاحب نے جو پیڈیسن وفد (ہندوستانی وفد جو جنوبی افریقہ کو گیا تھا) کے ممبر تھے۔ جنوبی افریقہ کے وفد کی آمد پر اپنے ایک بیان میں ہندوستان کی غیر سرکاری یوروپین جماعت سے اپیل کی۔ کہ مہمانوں کے دلوں پر نقش کر دیں۔ کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانی اپنے سیاسی حقوق کے لئے شورش نہیں کر رہے۔ بلکہ صرف انصاف چاہتے ہیں۔ یعنی یہ کہ انہیں تجارت و اقتصاد کے متعلق وہی مواقع حاصل رہیں۔ جو اب تک حاصل تھے۔

—— ۱۶ ستمبر ۱۹۲۶ء شام کو ایک جلسہ عام میں مصر کی مشہور و معروف ماہر تعلیم خاتون مس زکیہ سلیمان نے جو ہندوستان کی تعلیمی حالت کا مطالعہ کرنے کے لئے آئی ہوئی ہیں دہلی میں تقریر کی اور جمعہ کے دن پردہ باغ میں خواتین دہلی کی طرف سے مس زکیہ کو چاء کی دعوت دی گئی۔

—— گروکل کے پروفیسر مسٹر چیندرا کی زیر سرپرستی گروکل میں تیر اندازی کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

—— بمبئی ۱۵ ستمبر۔ آج ممتاز بیگم کے سوتیلے باپ محمد علی محمد یوسف نے پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر ڈی۔ جی۔ آپٹے ایڈیٹر نور الحق پرنٹر مسلم اوٹ لک لاہور پر مقدمہ ہتک عزت کا دائر کر دیا۔

—— کراچی ۱۲ ستمبر۔ تخمینہ کیا گیا ہے۔ کہ کراچی میں طوفان باد و باراں سے دو کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— ۸ ستمبر کو بوقت ۲ بجے شب اتمان زئی اور اس کے گرد و نواح میں سخت طوفان آیا۔ اور ژالہ باری ہوئی۔ اور ساتھ ہی ۱۴ منٹ تک زلزلہ بھی رہا۔ جس کی وجہ سے اتمان زئی میں جس کی آبادی ۵ ہزار ہے۔ کوئی ایسا گھر نہ رہا جو نذر طوفان اور پیوند خاک نہ ہو گیا ہو۔

—— شملہ ۱۴ ستمبر۔ لفٹننٹ کرنل کولڈ سٹریم۔ ڈپٹی کمشنر شملہ نے بیکر اور نکلسن دو انگریز سپاہیوں کو تمباکو چرانے کے الزام میں ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔

—— ملتان شہر ۱۲ ستمبر۔ ۴ یوم سے خاکروبوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ ہڑتال کا سبب صرف یہی ہے کہ بلدیہ نے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے کی بجائے ۴ کی تخفیف کر دی ہے۔ جس کے سبب شہر میں غلاظت و گندگی کے انبار پڑے دکھائی دیتے ہیں۔

—— چاٹگام ۱۶ ستمبر۔ موضع کچناٹے کے ایک مولوی نے عدالت میں ایک مقدمہ دائر کر دیا کہ مرگھٹ میں جب ایک ہندو کی لاش جلائی جا رہی تھی۔ تو لاش سے بدبو اور زہریلی ہوائیں اٹھیں۔ اس کی وجہ سے وہ بیمار پڑ گئے۔ اور "ہری بول" کے شور و غل سے ان کی نماز میں خلل پڑا۔

(منشی عبد الرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)